سوال

(41) شوہر اور بیوی کا ایک دوسرے کی میت کو غسل دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

کیا شوہر اور بیوی وفات کے بعد ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہیں ؟ یعنی شوہر اگر پہلے فوت ہوجائے بیوی اسے غسل دے سکتی ہے ؟ اسی طرح کیا بیوی پہلے فوت ہوجائے تو شوہر اسے غسل دے سکتا ہے ؟ کتاب وسنت کی رو سے واضح کریں ؟ جزاکم اللہ خیرا (ایک سائل، لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زوجین میں سے کوئی ایک پہلے وفات پاجائے تو دوسرا اسے غسل دے سکتا ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ :

جع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جنازة من البقیع فوجدنی وأنا أجد صداعا فی رأسی وأنا أقول وارأساہ فقال بل أنا یا عائشة وارأساہ ثم قال : ماضرک لومت قبلی فغسلتک ثم صلیت علیک ودفنتک"

(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی غسل الرجل امراتہ وغسل المراۃ زوجھا : 1465 سنن الدار قطنی، کتاب الجنائز : 1809-1811، السنن الکبری للبیھقی، کتاب الجنائز، باب الرجل یغسل امراتہ اذا ماتت : 6/396۔ سنن الدارمی : 1/39۔ مسند ابی یعلی : 8/56)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک آدمی کے جنازے سے) بقیع سے واپس لوٹے۔ آپ نے مجھے اس حالت میں پایا کہ میرے سر میں درد ہو رہا تھا اور میں ہائے ہائے کر رہی تھی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! بلکہ میرے سر میں بھی درد ہو رہا ہے۔ پھر فرمایا : تجھے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہوگئی تو میں تجھے غسل دوں گا اور کفن پہناؤں گا اور تیرا جنازہ پڑھوں گا اور تجھے دفن کروں گا۔"

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا :

"لوکنت استقبلت من أمري ما استدبرت ما غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر نسائہ"

(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی غسل امراتہ وغسل المراۃ زوجھا : 1464، مسند ابی یعلی : 7/468۔ مسند احمد : 6/267۔ ابوداؤد، کتاب الجنائز : باب فی ستر المیت عند غسلہ : 3141۔ السنن الکبری للبیھقی : 3/398 مستدرک حاکم : 3/50۔ موارد الظمآن : 2157، شرح السنۃ : 5/308، مسند شافعی : 1/211)

"اگر مجھے پہلے یہ بات یاد آجاتی جو مجھے بعد میں یاد آئی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی بیویوں کے سوا کوئی غسل نہ دیتا۔"

قاضی شوکانی رحمہ اللہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اوپر والی حدیث کی شرح میں رقمطراز ہیں:

"فيه دليل على أن المرأة يغسلها زوجها إذا ماتت وهي تغسله قياساً" (نیل الاوطار: 4/31)

اس حدیث میں دلیل ہے کہ عورت جب مر جائے تو اس کو اس کا خاوند غسل دے سکتا ہے اور اس دلیل سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت بھی خاوند کو غسل دے سکتی ہے۔ کیونکہ شوہر اور بیوی کا ایک پردہ ہے جس طرح مرد عورت کو دیکھ سکتا ہے اسی طرح عورت بھی مرد کو دیکھ سکتی ہے۔

علامہ محمد بن اسماعیل صاحب سبل السلام رحمۃ اللہ علیہ راقم ہیں:

"فيه دلالة على أن للرجل أن يغسل زوجته وهو قول الجمهور" (سبل السلام: 742'2/741)

اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے اور یہی قول جمہور ائمہ محدثین رحمھم اللہ اجمعین کا ہے۔ اسی طرح سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی اہلیہ محترمہ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے غسل دیا تھا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کرتے ہیں کہ:

"أن أسماء بنت عميس غسلت أبا بكر الصديق حين توفي"

(الموطا للامام مالک، کتاب الجنائز: 133، مع ضوء السالک، المصنف لعبدالرزاق: 3/410 الاوسط لابن المنذر: 5/335، شرح السنۃ: 5/308

جس وقت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے انہیں غسل دیا۔ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

"أن أسماء بنت عميس غسلت أبا بكر الصديق حين توفي"

(دارقطنی، باب الصلاۃ علی القبر: 1833، السنن الکبری للبیہقی: 3/396 المصنف لعبدالرزاق: 3/410، شرح السنۃ: 5/309، مسند شافعی: 1/211، حلیۃ الاولیاء: 2/43 فی ترجمۃ فاطمۃ رضی اللہ عنہا و اسنادہ حسن)

"بلاشبہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کی کہ انہیں ان کا خاوند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا غسل دیں تو ان دونوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا۔"

علامہ احمد حسن محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"يدل على أن المرأة يغسلها زوجها وهي تغسله بإجماع الصحابة لأنه لم ينقل من سائر الصحابة إنكار على أسماء وعلى فكان إجماعا" (حاشیہ بلوغ المرام: 105)

"یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عورت کو اس کا شوہر غسل دے سکتا ہے اور وہ اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے اس پر صحابہ کا اجماع ہے۔ اس لئے کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر کسی بھی صحابی کا انکار منقول نہیں تو یہ مسئلہ اجماعی ہوا۔"

عورت کا اپنے شوہر کو غسل دینا تو سب اہل علم کے ہاں متفق علیہ ہے۔

(الاوسط لابن المنذر334/5)

البتہ مرد کا اپنی بیوی کو غسل دینا مختلف فیہ ہے۔جمہور ائمہ محدثین رحمھم اللہ اجمعین کے ہاں جائز و درست ہے اور یہی صحیح ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے۔امام ابو بکر محمد بن ابراہیم المعروف بابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے علقمہ، جابر بن زید، عبدالرحمن بن الاسود، سلیمان بن یسار، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، قتادہ، حماد بن ابی سلیمان، مالک اوزاعی، شافعی، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راھویہ جیسے کبار ائمہ و محدثین رحمھم اللہ اجمعین سے یہی بات نقل کی ہے۔(الاوسط: 336'5/335)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد3۔کتاب الجنائز-صفحہ185

محدث فتویٰ